

درس قرآن

درس قرآن حضرت علامہ سید شمس الحق افغانی نور اللہ مرقدہ

اصلاح معاشرہ کا دار و مدار اصلاح قلب پر

علامہ افغانی نور اللہ مرقدہ کے مختلف دروس ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ جو آئندہ ”الحق“ میں وقفہ وقفہ سے انشاء اللہ شائع ہوتے رہیں گے۔ اپنی حیات مبارکہ میں حضرت علامہ ”الحق“ کیلئے مضامین عنایت فرمایا کرتے تھے۔ موجودہ درس قرآن مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء کو آپ کے شاہی مسجد بہاولپور میں بعنوان ”اصلاح معاشرہ“ ارشاد فرمایا تھا۔ جیسے مولانا عبدالغنی صاحب نے مرجم کر کے ”الحق“ کیلئے ارسال فرمایا ہے۔ ادارہ آپ کا اس علمی تعاون پر شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

آج کل یہ کہا جاتا ہے کہ اصلاح معاشرہ ہو۔ ہر شخص کے منہ پر یہ الفاظ ہیں اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ اصلاح معاشرہ ہو۔ لیکن جو مدبر جدید تعلیم یافتہ یا ہمارے جاہل حکمران بتاتے ہیں وہ علاج غلط ہے۔ جب علاج ہی غلط ہوگا تو مرض کیسے ختم ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ قانون کے ذریعے اصلاح کی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ لاتبریوں کے ذریعے اور بعض کہتے ہیں کہ پند و نصائح کے ذریعے معاشرہ کی اصلاح کی جائے۔

ایک انجینئر صاحب جو نیک آدمی ہیں انہوں نے اصلاح معاشرہ پر کچھ اچھی چیزیں لکھی ہیں مگر بنیادی چیز انہوں نے بھی نہیں لکھی جو میں نے انہیں زبانی بتلا دی ہے۔

قانون اصلاح :- اگر قانون کے ذریعے تم معاشرہ درست کرنے لگ گئے تو سب جانتے ہیں کہ معاشرہ کو خراب کرنے کیلئے رشوت ایک زہر ہے اور رشوت کیلئے ایک قانون بھی ہے اور اس پر سخت سزا بھی ہے جیل وغیرہ اور اس کے ختم کرنے کے لیے باقاعدہ ایک حکمہ بھی ہے۔ (خود اس حکمہ کا آفسر بھی اسی رشوت کے معاشرہ کی پیداوار ہے) اگر اسی طرح بتدریج آفسر پر آفسر مقرر کیا جائے تو کیا رشوت ختم ہو جائیگی؟ نہیں ہوگی۔ بلکہ رشوت و رشوت ہوتی چلی جائے گی۔ میں نے پشاور کے اجلاس میں حکومت کو کہا کہ اس طرح رشوت بند نہ ہوگی بلکہ مسلسل ہو جائے گی۔ میں نے کہا رشوت بند کرنا نہ آفسران صاحبان کا کام ہے اور نہ یہ قانون اور سزا سے بند ہو سکتی ہے۔

رشوت کا انسداد صرف دل بدلنے سے ہو سکتا ہے۔ تو اصلاح قلب ضروری ہے۔ حدیث شریف :
 ”الان فی الجسد مضغ اذا فسدت فسد الجسد کله الاوصی القلب“ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوگا اور جب وہ درست نہ ہو
 تو سارا جسم درست نہ ہوگا اور وہ ٹکڑا دل ہے۔

ارباب اقتدار کا مرض :- آج کل بڑے بڑے لیڈروں کو اور ارباب اقتدار کو ایک
 بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ علماء کرام کو کہتے ہیں کہ دین اسلام کو دور حاضر سے فٹ کرو۔
 (یعنی یورپی معاشرہ کے مطابق امیں) نے کہا کہ ان ارباب اقتدار کی بات سمجھ سے باہر ہوتی ہے۔ اگر
 فٹ کرنے سے یورپی ہمز مراد ہے تو اسلام کو یورپی ہمز سے فٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ
 فٹ اے کیا جاتا ہے جو پہلے فٹ نہ ہو۔ اسلام تو ۱۴ سو سال پہلے فٹ ہے۔ اللہ نے بتلادیا تھا کہ تم
 فٹ ہو جاؤ دشمن کے مقابلے میں۔ ”واعذوا لہم ما استطعتم من قوۃ من رباط الخیل“ کہ
 تم قوت اور اپنی تمام ضروریات میں اپنی پوری قوت صرف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تو شروع سے فرمادیا
 ہے اسلحہ، غلہ، بار برادری وغیرہ کسی چیز میں بھی تم دشمنوں سے کم نہ ہو بلکہ ان سے کئی گنا زیادہ
 تیاری کرو۔ تاکہ تم اللہ اور اپنے دشمنوں کا پوری طرح دفاع کر سکو۔ اللہ تعالیٰ نے لفظ (قوۃ) ایک
 عالمگیر لفظ فرمایا۔ یعنی ہر زمانے کے لحاظ سے ہتھیار بنانے کی پوری صلاحیت حاصل کرنی ہوگی۔ اس
 کام میں غفلت اور سستی کی معافی نہیں ہوگی۔ تلوار اور گھوڑوں کا زمانہ ہے تو گھوڑے اور تلوار
 اور اگر بم کا زمانہ ہو تو بم وغیرہ کی صلاحیت رکھنی ہوگی۔ تو قوۃ ایک عالمگیر لفظ فرمایا کہ طاقتور بنانے
 والی سب چیزوں کا جوڑنا بنانا فرض ہے اس میں کوتاہی کرنا مسلمانوں کی بربادی ہوگی اور فرمایا ”
 ما استطعتم“ کہ جتنی طاقت ہو سکے اتنی پیدا کرو۔ اگر ایک مسلمان ملک سالانہ ایک سو بم وغیرہ بنانے
 کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ایک کم سو بم وغیرہ بنائے تو
 قیامت کے دن جوابدہ ہوگا۔ اسی طرح دیگر اشیاء بھی جو مجاہدین یعنی (فوج کی ضروریات کی اشیاء)
 جس میں کپڑا، جوتے، اشیاء خوردنی وغیرہ۔ مثلاً کسان اگر فی ایکڑ چالیس من گندم اوسط نکال سکتا
 ہے مگر غفلت کی وجہ سے اس نے فی ایکڑ ایک من نکالی تو قیامت میں جوابدہ ہوگا۔ کیونکہ یہ بھی
 مجاہد کی ضرورت کی چیز ہے۔ اس کے بعد اب بھی تم مولوی کو کہو گے کہ دین کو دور حاضر سے فٹ
 کرو۔ اگر فٹ کرنے سے مراد یہ ہے کہ نعوذ باللہ، اللہ کو یورپ کے شیطان سے فٹ کرو۔ تو قرآن
 کریم کہتا ہے شراب حرام ہے اور یورپ پیتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ زنا حرام ہے اور یورپ
 اسے تفریح قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ سود حرام ہے مگر سود یورپ کی گھنٹی ہے۔ قرآن

کریم کتا ہے کہ خنزیر حرام ہے مگر یورپ کے عوام تو عوام پادری بھی اسے شوق سے کھاتے ہیں۔
تو اب تم کو مولویو! قرآن کو یورپ کے مزاج سے فٹ کرو۔ سن لو! مولوی ہزار بار تختہ دار پر
لٹکا قبول کرے گا مگر قرآن میں رد و بدل ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ پاکستان کے عیاش ارباب
اقتدار کو شرم نہیں آتی کہ تو سلمان قوت کی تیاری میں غفلت برتی اور دوسرا گنہگاری چاہتے ہیں۔
اگر گنہگاری آگئی تو اس صورت میں تو پھر بربادی ہی بربادی ہے۔ اگر معاشرے کی اصلاح چاہتے
ہو تو وہ صرف قلب بدلنے سے ہوگی اور کوئی صورت نہیں۔

قرآن پاک نے پہلے قلوب سدھارے :- قرآن پاک میں دو قسم کی سورعیں ہیں۔

(۱) کی (۲) مدنی۔ کی سورتوں میں صرف دل بدلنے کے احکامات ہیں ان میں ذات الہی، امور الہی
اور آخرت کا ذکر ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ وقت کی
زندگی کا حیرہ سالہ دور صرف قلب کے سدھارنے پر صرف ہوا ہے۔ ہجرت کے بعد چونکہ قلوب بدل
چکے تھے۔ (سدھر چکے تھے) تو مدنی زندگی کے کم وقت میں انسانی صورت میں اللہ کے فرشتے
حضرات صحابہ کرامؓ زمین پر پھر رہے تھے۔ دشمن بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔ تو اس سے معلوم
ہوا کہ اگر دل بدل جائے (یعنی قلب سدھر جائے) تو انسان فرشتہ بن جاتا ہے۔

+ کیا تمہارے ملک (پاکستان) میں یہ قانون نہیں بنا ہوا کہ رشوت مت کھاؤ؟

+ کیا اس کی سزائیں مقرر نہیں۔

+ کیا اس کے انسداد کیلئے لاکھوں روپے کے محکمے قائم نہیں؟

تو بلاؤ رشوت ختم ہوگئی ہے؟ کوئی آفیسر اس لعنت سے بچا ہوا ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ قانون جاری کرنے والے کا قلب سیاہ ہے، بگڑا ہوا ہے۔

بد بختو! ملک اسلام کے نام پر لیا۔ کہا بھی اسلام کے نام سے رہے ہو۔ کرسیاں بھی انھیں اسلام
کے نام سے ملیں۔ اقتدار بھی تم اسلام کے نام پر لیتے ہو۔ پھر کام بھی اسلام کے خلاف کرتے ہو؟
کوئی شرم ہے! نصاب تعلیم میں اسلام نام کو نہیں۔ درس قرآن نہ سنتے ہو اور نہ ان بزرگوں کی
صحبت میں بیٹھتے ہو بلکہ جو لوگ دیندار ہیں، دین کی خدمت کر رہے ہیں ان کا مذاق اڑاتے ہو۔
یہی حالت رہی تو بد بختو خدا سے بچ کر کہاں جاؤ گے۔ چلئیے تو یہ تھا کہ اسمبلی کا اجلاس درس قرآن
کریم سے شروع ہوتا مگر نہیں۔ بد بختو کھاتے اسلام کے نام پر ہو اور اس کے لئے تمہارے پاس
وقت نہیں۔ ہمارے پہلے بھی قرآن سے سدھرے تھے اور اب بھی قرآن ہی سے سدھریں گے۔